سوال

تحریم وطلاق کی قسم 254

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

تحریم وطلاق کی قسم کھالینے کا کیا حکم ہے؟ اور اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس کی یہ عادت بن چکی ہو؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ﺪ!

ی حلال چیز کو حرام قرار دینے کے لئے قسم کھانا جائز نہیں ہے خواہ یہ کہے کہ ''بالحرام ام لافعلن کذا'' یا یہ کہے کہ ''علی الحرام ام لافعلن کذا'' یا یہ کہے کہ ''لا افعل کذا'' کیونکہ ارشاد باری تعالی ہے :

ایُّہا النَّبِیُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا أَحَلَّ اللَّہُ لَكَ (التحریم ۱/٦٦)

!جو چیز اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے تم اسے کیوں حرام کرتے ہو؟''

اپنی بیویوں سے ظہار کرنے والوں کی بابت اللہ تعالی نے فرمایا :

ولُونَ مُنكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُورًا (المجادلۃ ۵۸/۲)

ﺐ وہ نا معقول اور جھوٹی بات کہتے ہیں۔''

یم ﷺ نے غیر اللہ کی قسم کھانے سے منع کرتے ہوئے فرمایا کہ جس شخص نے غیر اللہ کی قسم کھائی تحقیق اس نے شرک کیا، بلاشک وشبہ انسان کا یہ کہنا کہ

''بالحرام لافعلن کذا'' بھی غیر اللہ کی قسم کھانے ہی کی ایک صورت ہے!

اس یہ قسم کھانا کہ علی الطلاق لافعلن کذا یا یہ کہنا کہ ''ان فعلت ... تو تجھے طلاق) مکروہ ہے کیونکہ یہ طلاق تک پہنچا دینے کا سبب بن سکتا ہے اور کسی شرعی سبب کے بغیر طلاق دینا حلال چیزوں میں سے اللہ تعالی کے نزدیک سب سے زیادہ نہ پسندیدہ ہے اور اگر کوئی یوں کہے ''بالطلاق لافعلن کذا'' یا یہ

[مقالات وفتاویٰ ابن باز]

صفحہ 343

محدث فتویٰ